Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۲

منگل

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | یکم تبوک ۱۳۳۲ ہش | یکم ستمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کراچی میں بارہ روز قیام فرمانے کے بعد ربوہ تشریف لے گئے

کراچی ۳۰ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ روز کراچی میں قیام فرمانے کے بعد آج شام کو ساڑھے پانچ بجے چناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لے گئے۔ مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر حاضر ہو کر اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور گاڑی روانہ ہونے سے قبل نہایت رقت آمیز دعا فرمائی صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا۔ کہ پاؤں میں تاحال درد کی تکلیف ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

قیام کراچی کے دوران میں جماعت احمدیہ کراچی کے ممبران اور بعض قریبی علاقوں کے احباب کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں عید الاضحیہ اور جمعہ کی نمازیں ادا کرنے اور ان اہم اجتماعات کے علاوہ بعض اور تقاریب میں حضور کے روح پرور ارشادات سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ان اجتماعات میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مقامی مجلس عاملہ اور مقامی لجنہ اماء اللہ سے خطابات خاص اہمیت کے حامل تھے۔ علاوہ ازیں حضور نے بعض اور تقاریب میں بھی شرکت کر کے نہایت بصیرت افروز تقاریر ارشاد فرمائیں۔ ان تقاریب کا اہتمام جماعت احمدیہ کراچی نے اجتماعی طور پر اور بعض احباب نے انفرادی طور پر مختلف اوقات میں کیا تھا۔ (داستان ربوڈنسی)

محض نام کے اعتبار سے مُسلمان کہلانا اپنے اندر کوئی فضیلت نہیں رکھتا

فضیلت اس بات میں ہے کہ ہمارا عمل اور ہمارا کردار اس امر کی گواہی دے کہ ہم مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں

"حقیقی اسلام" کے موضوع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

کراچی ۳۰ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل شام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ حقیقی اسلام سے کیا مراد ہے خدائی احکامات کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے پر زور دیا۔ حضور نے فرمایا محض نام کے اعتبار سے مسلمان کہلانا اپنے اندر کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ فضیلت اس بات میں ہے کہ ہم اپنے عمل اور اپنے کردار کے اعتبار سے مسلمان کہلائیں۔ یعنی خدائی احکامات کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی روح ہمارے اندر اس طرح رچی ہوئی ہو کہ اس کی مرضی اور منشاء کے خلاف ہم ایک قدم بھی نہ اٹھا سکیں۔ یہی وہ حقیقی اسلام ہے جس کی وجہ سے تمام انبیاء ما سبق کے پیچھے متبعین "مسلم" قرار پائے۔ اور یہی آج ہمیں مسلمان کہلانے کا اصل حقدار بنا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک محفل استقبال سے خطاب فرما رہے تھے جس کے انعقاد کا اہتمام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ کراچی کی جانب سے ریچ لکثری ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ غیر احمدی معززین بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعض حضرات کے اصرار پر حضور نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ "حقیقی اسلام" سے کیا مراد ہے۔ اور یہ ہم سے عمل و کردار میں کس تبدیلی کا مطالبہ کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بصیرت افروز تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

اسلام کی تعریف

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے فرمایا۔ اگرچہ اسلام اس مذہب کا نام ہے۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم کو ملا ہے۔ اور مسلم کے نام سے وہی لوگ پکارے جاتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین پر ایمان لا کر آپ کو اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے محاورے کے طور پر دوسرے انبیاء اور ان کے سچے متبعین کو بھی مسلم کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ ظاہر ہے ان سب کا مسلمان ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر (بوجہ ظہور) ایمان لانے کی وجہ سے تو ہو نہیں سکتا کیونکہ ان کے سامنے قرآن مجید کی شکل میں نہ کامل شریعت موجود تھی۔ اور نہ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معرض وجود میں آئی تھی۔ دراصل قرآنی محاورے کی رو سے ان کا مسلمان قرار پانا صاف اشارہ کر رہا ہے۔ کہ اسلام کے دو معنے ہیں۔ ایک تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا مسلمان ہے اور دوسرے وہ بھی مسلمان ہے جو مطیع و فرمانبردار ہو۔ چنانچہ "مسلمان" کی موخر الذکر حیثیت کے اعتبار سے ہر وہ شخص جو مطیع و فرمانبردار تھا خواہ وہ آدم کا فرمانبردار تھا یا نوحؑ کا ابراہیمؑ کا فرمانبردار تھا یا موسےؑ و عیسےؑ کا وہ مسلمان ہی تھا

امت محمدیہ کی فضیلت

اسلام کی ان دو حیثیتوں کو مزید واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ہم مسلمانوں کو دو قسم کا اسلام حاصل ہے ایک تو اس اعتبار سے ہم مسلمان ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کا نام ہی "مسلم" رکھا گیا ہے۔ دوسرے اطاعت و فرمانبرداری کی اس روح کے اعتبار سے بھی ہم مسلم ہیں کہ جو ہر نبی کے متبعین کے لئے دنیا میں وجہ امتیاز بنی۔ پس تمام دوسرے انبیاء کی جماعتوں پر اصول کر کہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو ایک یہ فضیلت دی گئی ہے کہ وہ دوہرے مسلم ہیں۔ انبیاء کی جماعتیں اطاعت و فرمانبرداری کے باعث مسلم ہوتی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ اس بارے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کا نام رکھتا ہے تو وہ بندوں کی طرح محض تفاول کے طور پر نہیں رکھتا۔ وہ قادر و توانا جب ارادہ کرتا ہے کہ کسی قوم کے افراد خاص خاص صفات کے حامل ہوں تب ہی وہ انہیں کوئی مخصوص نام عطا کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کا ہمیں "مسلم" کا لقب عطا فرمانا اس بات کا متقضی ہے کہ ہم وہ صفات اپنے اندر پیدا کریں جن کا یہ نام متحمل ہے۔ اس میں یہ اشارہ مضمر ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے اطاعت و فرمانبرداری کے اعلےٰ معیار پر قائم رہتے ہوئے جب بھی دینی اور دنیوی اعتبار سے بڑھنے اور ترقی کرنے کی کوشش شروع کریں گے۔ تو خدا انہیں اعلےٰ درجات سے سرفراز فرمائے گا۔ پس حقیقی اسلام کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی روح ہمارے اندر اس طرح رچی ہوئی ہو کہ اس کی مرضی اور منشاء کے خلاف کوئی ایک قدم اٹھانا بھی ہمارے لئے ممکن نہ رہے۔ تاکہ ہم محض نام کے اعتبار سے ہی مسلمان نہ کہلائیں۔ بلکہ ہمارا عمل اور ہمارا کردار اس بات کی گواہی دے۔ کہ فی الواقعہ ہم اس نام کے مستحق ہیں۔ ہمارا اٹھنا اور ہمارا بیٹھنا ہمارا چلنا اور ہمارا پھرنا الغرض ہماری ہر حرکت اور ہمارا ہر سکون اس نام کے شایان شان ہو۔

ترقی کے سامان اور مواقع

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا چونکہ خدا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں ایسی امت پیدا کرنا چاہتا تھا کہ جو اسم با مسمیٰ ہو اور جس کا عمل و کردار اپنے لقب یعنے لفظ "مسلم" کے شایان شان ہو۔ اس لئے اس نے اس امت کو روحانی ترقی کے وہ وہ سامان اور مواقع عطا فرمائے۔ جو اس سے پہلے کسی امت کو میسر نہ تھے۔ چنانچہ نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ نے کامل ترین شریعت نازل فرمائی۔ بلکہ اسے ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ رکھنے اور اس کی تعلیمات کو زندہ رکھنے کا سامان بھی بہم پہنچا دیا۔

دوران تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ خدا نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ کس عظیم الشان طریق پر پورا فرمایا۔ حضور نے بعض یورپین مصنفین اور دیگر معاندین اسلام کا یہ اعتراف بھی پیش کیا کہ فی الواقعہ قرآن جن الفاظ میں نازل ہوا تھا بعینہ انہی الفاظ میں آج تک محفوظ ہے۔ نیز حضور نے قرآن اور انجیل کا موازنہ کرتے ہوئے ان تحریفات پر بھی کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی جو انجیل میں ہوتی چلی آرہی ہیں۔ اور جن کا سلسلہ اب تک بدستور جاری ہے حتیٰ کہ بعض مستشرقین نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ کاش وہ انجیل کے متعلق بھی یہ دعوے کر سکتے۔ کہ وہ قرآن کی طرح تحریف اور ردوبدل سے مبرا ہے۔

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے ۔۔ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۳ء

امریکہ اور برطانیہ کا غیر دانشمندانہ اقدام

امریکہ اور برطانیہ کے نمائندوں نے سلامتی کونسل میں اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مسئلہ مراکش کی ایجنڈے میں مخالفت کریں گے۔ برطانوی نمائندہ مسٹر گلیڈون جیب نے شمولیت کے خلاف تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ کے نزدیک مراکش کی صورت حال سے بین الاقوامی امن کو کوئی خطرہ لاحق نہیں۔ انہوں نے پاکستان کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔ کہ جن تیرہ ملکوں نے اس مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل کرنے کی درخواست دی ہے۔ انہیں بحث میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ امریکہ کے نمائندے مسٹر ہنری کیبٹ لاج نے بھی اپنی تقریر میں برطانوی نمائندہ کی تائید کی ہے۔ اور وہی بین الاقوامی امن کے خطرہ میں نہ ہونے کا عذر پیش کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ کی انجمن کا قیام کمزور قوموں کے ساتھ عدل و انصاف کے لئے نہیں بلکہ بڑی بڑی اقوام کے سامراجی مفاد کے تحفظ کے لئے ہے۔ اور گویا اقوام متحدہ کا یہ کام نہیں ہے کہ بڑی اقوام کے ساتھیوں میں سے کوئی طاقت اگر کسی ملک پر جبراً قابض ہو جائے اور فوجی طاقت کے بل پر جو چاہے وہاں کرے۔ کمزور قوم کو اسکے ظلم وستم سے بچائے۔ بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے چوہدریوں کے ظلم وستم پر پردے ڈالے۔ اور چارٹر کے قواعد کی آڑ لے کر دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکتی رہے۔

سوال یہ ہے کہ آخر اقوام متحدہ کی انجمن کس مرض کی دوا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ جو اپنی طاقت کے بل پر انجمن میں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اور جن کا اثر رسوخ سب سے زیادہ ہے کم سے کم ان کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ وہ محض چارٹر کے قواعد کی پناہ لے کر ایک ظالم قوم کی اس طرح کھلم کھلا طرفداری کریں۔ کہ جس سے دوسری اقوام کو یہ یقین ہو جائے کہ یہ انجمن بین الاقوامی عدل وانصاف کی انجمن نہیں۔ بلکہ محض چند سامراجی اقوام کے مفاد کے تحفظ کی انجمن ہے۔

برطانیہ تو شروع سے ہی سامراجی طاقت چلا آیا ہے۔ اور اس کا فرانس جیسی سامراجی طاقت کی حمایت کرنا سمجھ میں آ سکتا ہے۔ مگر امریکہ کے لئے جو جمہوریت اور عوام کے حق خود اختیاری اور آزادی کا علمبردار بنتا ہے۔ اس کا ان سامراجی طاقتوں کے شنیع ارادوں میں ان کا ساتھ دینا صرف تعجب خیز ہی نہیں بلکہ نہایت افسوسناک ہے۔ یہ اس لئے کہ اس کا محض چارٹر کے قواعد کی پناہ لے کر مسئلہ کے حسن و قبح کو دنیا کی نظروں کے سامنے نہ آنے دینا پرلے درجہ کی جانبدارانہ روش پر دلالت کرتا ہے۔

عذر جو کیا گیا ہے۔ کہ اس مسئلہ کی وجہ سے کوئی بین الاقوامی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ چارٹر کے قواعد کے الفاظ کے مطابق تو ممکن ہے اصطلاحاً جائز عذر سمجھا جائے۔ لیکن اگر ایسے مسائل جن کا اثر تمام عرب ممالک بلکہ تمام ایشیائی ممالک تک پہونچتا ہو جیسا کہ تیرہ ملکوں کی درخواست سے واضح ہوتا ہے۔ اگر اقوام متحدہ کی حقیقی روح کو دیکھا جائے۔ جس کے لئے یہ ادارہ معرض وجود میں لائی گئی ہے۔ تو مسئلہ مراکش سے نہ صرف بین الاقوامی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ بلکہ مغرب اور مشرق کے درمیان جو پہلے ہی وسیع خلیج حائل ہے اس کو وسیع تر کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

اور امریکی برطانوی بلاک جو اشتراکیت کی مدافعت میں مشرقی ممالک کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے دوست فرانس کو مجبور کریں۔ کہ وہ ان ممالک کے ساتھ عدل وانصاف کا سلوک کرے الٹا اس کے ظلم وستم کی حمایت میں اقوام متحدہ کی سٹیج پر اس کے متعلق بات چیت کا دروازہ ہی بند کرنے کی کوشش کرنا عدل وانصاف کا خون کرنا تو ہے ہی اس سے بھی بڑھ کر تمام کمزور محکوم اقوام کے انسانی حقوق کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اور یہ ان کی خیر سگالی کی سخت آزمائش ہے۔ جو ممکن ہے ان بدسلوکیوں کی وجہ سے وقت پڑنے پر منفی قوت ثابت ہوں۔ اور تمام پالیسیاں دھری کی دھری رہ جائیں۔

برطانیہ اور خاصکر امریکہ کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ آج وہ زمانہ نہیں رہا کہ مظلوم اقوام چپکے سے جابر اقوام کے ظلم وستم سہتی چلی جائیں۔ اور اُف بھی نہ کریں۔ مشرقی اقوام باوجود مادی قوتوں کے فقدان کے اخلاقی لحاظ سے بیدار ہو چکی ہیں۔ اور وہ عزم بالجزم کر چکی ہیں کہ جس طرح ہو ہر قسم کے دام غلامی کو توڑ پھوڑ کر آزاد ہو جائیں۔ ایسی محض طاقت کا ڈنڈا انہیں اپنے مقاصد کے حصول سے کچھ دور تو رکھ سکتا ہے۔ مگر ہمیشہ کے لئے محروم نہیں رکھ سکتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مغربی اقوام اب محض مادی قوت کے بل پر ان کی بیدار روح کو دیر تک دبا نہیں سکتیں اب مشرقی اقوام انسانی سطح پر کھڑے ہو کر آنکھیں ملانے کے لئے تل گئی ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب مغرب کو اپنے استبدادی ارادے ترک کر کے عام سطح پر ان سے تعلقات قائم کرنے پڑیں گے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک وہ دن نہیں آئے گا دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کمزور قوموں کو غلام رکھنے میں مغربی اقوام کی باہمی رقابت ہی کبھی ان کو چین لینے نہیں دے گی اور جیسا کہ کوریا کے معاملہ سے واضح ہوتا ہے۔ کوئی نہ کوئی وجہ تنازعہ ان کے درمیان ہر وقت موجود رہے گی۔ لیکن اگر مشرقی اقوام کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ تو یہ باہمی رقیبانہ کشمکش بڑی حد تک ختم کی جا سکتی ہے۔ اور دنیا کی تمام اقوام کے ایک انسانی سطح پر آنے سے ایسا صلح کا توازن قائم ہو سکتا ہے کہ جس سے امن کی فضا نشوونما حاصل کر سکے۔ اور دنیا کے تمام انسان صلح و آشتی سے زندگی گذاریں۔ بہرحال امریکہ اور برطانیہ کی یہ مخالفت امن عالم کے وسیع نقطۂ نظر سے نہایت غیر دانشمندانہ ہے۔ اور دنیا میں امن کے قیام کے راستہ میں روڑے اٹکانے کے مترادف ہے۔

تربیت و اصلاح

ایسی جماعتیں جو دنیا میں الٰہی آواز کو لے کر اٹھتی ہیں۔ ان کے لئے ضروری امر یہ ہوتا ہے کہ خود ان کے دلوں میں یہ آواز رچ گئی ہو۔ اور اس کا اثر خود ان کے اعمال اور افعال سے ظاہر ہو رہا ہو جس امر کی تبلیغ ان کے ذمہ کی گئی ہے۔ اگر عملی شکل میں اسے دنیا کے سامنے وہ پیش نہیں کریں گی۔ تو ان کی کامیابی نہ صرف مشکوک بلکہ خدائی سنت کے مطابق بالکل ناممکن ہوتی ہے۔ اور وہ کبھی بھی اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتیں یہ چیز اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک ایسی جماعت میں ایک خاص تربیتی پروگرام نہ ہو۔ اور اسکے اراکین دوسروں کو پیغام حق پہنچانے سے قبل خود اپنی عملی زندگیوں میں اسے وارد نہ کر چکے ہوں۔

جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے ایک پیغام کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اس کا دعوےٰ یہ ہے کہ وہ پھر اکناف عالم میں خدائے واحد کی توحید اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا پرچم لہرائے گی۔ اور اسلام کی برتری اور فوقیت کو ایک بار پھر دنیا پر ثابت کر دے گی۔ اس عظیم الشان دعوے کی تکمیل کے لئے لازمی چیز وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سب سے اول ہمیں صحیح اسلام کو اپنے آپ پر وارد کرنا ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صحیح حقیقت سے واقف ہو کر اپنے اعمال میں ایک نمایاں انقلاب پیدا کرنا ہوگا۔

یہ چیز جہاں جماعت کے افراد کو روحانیت سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔ اور انہیں اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کا موقعہ مل جاتا ہے۔ وہاں خود تبلیغی اعتبار سے بھی سب سے زیادہ مفید رہتی ہے۔ اور اسکے دو بہترین نتائج ظہور میں آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لوگ جو اس پیغام کو سن چکے ہیں۔ اور جن کی اولادیں بھی اس کو تسلیم کر چکی ہیں وہ فی الواقعہ یقین محکم کے ساتھ اس پیغام کی حقانیت پر ایمان رکھیں گے۔ اور پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کے قدموں کو متزلزل نہیں کر سکے گی۔ اور اس حالت میں تھوڑے بھی بہتوں سے زیادہ کام کر جاتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ الٰہی نصرت کے ساتھ ان لوگوں کے عملی نمونہ کو دیکھ کر اور لوگوں کو بھی کثیر تعداد میں ان کے ساتھ شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اور پھر ان لوگوں کے لئے بھی یہی طریق اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کہ انہیں ایک خاص تربیتی دور سے گذارا جائے۔ تا وہ بھی پہلوں کے ساتھ شامل ہو کر دعوت الی الخیر کا کام سرانجام دے سکیں۔

قرآن شریف میں جہاں مسلمانوں کو اس امر کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اندر "داعیان الی الخیر" کی ایک مخصوص جماعت قائم کریں۔ وہاں ان کا یہ فرض یہ بتایا گیا ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ دونوں حکم اسی سے متعلق ہیں جو پہلے خیر کی دعوت قبول کر چکا ہو۔

پس آج ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اندر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے ماتحت تربیتی اور اصلاحی پروگرام کو جاری کریں۔ اور جو لوگ خیر کی دعوت کو قبول کر چکے ہیں۔ اور اس روحانی مائدہ سے حصہ پا چکے ہیں۔ انہیں امر بالمعروف کی ترغیب دی جائے۔ انہیں نہی عن المنکر کی تلقین کی جائے۔ حتیٰ کہ صحیح اسلامی تربیت کے ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر وہ بھی اس جدوجہد کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو انسان کو اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔

رضوان عبداللہ کی المناک وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ)

کل شام کو نماز عصر کے وقت رضوان عبداللہ جو حبشہ سے آیا ہوا ایک طالب علم تھا۔ اور جامعہ احمدیہ کی مولوی فاضل کلاس میں تعلیم پاتا تھا۔ دریائے چناب میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ویبقی وجہ ربنا ذو الجلال والاکرام۔

رضوان جو کئی ہزار میل کی مسافت طے کرکے علم دین کی تحصیل کی غرض سے ربوہ آیا ہوا تھا۔ اور جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ اپنے والدین کا سب سے بڑا بچہ تھا۔ ایک بہت ہی شریف اور ہونہار اور دیندار لڑکا تھا۔ جس کی عمر ابھی بمشکل سترہ یا اٹھارہ سال کی ہوگی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ جب وہ شروع شروع میں پاکستان پہنچا تو اس وقت میرا دفتر لاہور میں ہوتا تھا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کہیں باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ رضوان مرحوم سب سے پہلے لاہور میں مجھے ملا۔ اور عربی زبان میں باتیں کرتا رہا۔ اور پھر ہم نے اسے ربوہ بھجوانے کا انتظام کردیا۔ اس وقت سے میری طبیعت پر رضوان کی شرافت کا خاص اثر تھا۔ کم گو۔ شریف مزاج۔ بے شر۔ مخلص دینی جذبات سے معمور۔ اور ہونہار۔ یہ وہ اثر ہے۔ جو ہر وہ شخص جو رضوان سے ملا۔ اس کے متعلق قائم کرتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور اس کے والدین کو جنہوں نے اسے کن امنگوں اور امیدوں کے ساتھ ربوہ بھجوایا تھا۔ صبر جمیل اور ثواب عظیم سے نوازے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ رضوان مرحوم جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ کی ایک پارٹی کے ساتھ تفریح کی غرض سے دریائے چناب پر گیا تھا۔ اور سارا دن اپنے ہم مکتبوں اور اساتذہ کے ساتھ خوش خوش رہا۔ اور جب عصر کی نماز کے لئے وضو کرنے کی غرض سے وہ دریا کے کنارے پر گیا۔ تو جب وہ قریباً اپنا وضو مکمل کر چکا تھا۔ اور صرف ایک پاؤں دھونے والا باقی تھا۔ کہ گیلا پاؤں پھسل جانے سے وہ دریا میں گر گیا۔ اور چونکہ سوئے اتفاق سے اس جگہ پانی بہت گہرا تھا۔ اور رضوان تیرنا نہیں جانتا تھا۔ اس لئے بچانے والوں کی کوشش کے باوجود بچایا نہیں جاسکا۔ اور وہ دریا کی تہہ میں بیٹھ گیا۔ جہاں سے قریباً دو گھنٹے کی مسلسل تلاش اور کوشش کے بعد اس کی نعش نکالی گئی۔

جب اس کے ڈوبنے کی اطلاع ربوہ میں پہنچی۔ اور ساتھ ہی یہ اطلاع بھی ملی۔ کہ ڈوبنے پر اتنا وقت گذر چکا ہے۔ تو باوجود زندگی سے بظاہر ناامید ہو جانے کے ربوہ سے بہت سے دوست امداد کے لئے بھجوائے گئے۔ تا اگر رضوان کو بچایا نہیں جاسکا۔ تو کم از کم اس کی نعش ہی مل جائے اور ہم ایک دور سے آئے ہوئے بچہ پر نماز جنازہ ادا کرکے اسے اپنے ہاتھوں سے دفن کر سکیں۔ اور میں نے اس کے لئے بڑی دعا بھی کی۔ کہ اس کی نعش مل جائے۔ اور احتیاطاً ایک موٹر بھی شورکوٹ جھنگ کی طرف روانہ کرنے کے لئے تیار کر لی۔ تا اگر نعش یہاں نہیں مل سکی۔ تو وہاں ہی مل جائے۔ جہاں چناب اور جہلم ملتے ہیں۔ اور ڈوبنے والے کی نعش کچھ وقت کے بعد اوپر آجایا کرتی ہے۔ مگر الحمد للہ کہ مغرب کے قریب نعش مل گئی۔ اور ہم اس مرحوم بچے کو پولیس کی رسمی کارروائی پوری ہونے کے بعد نصف شب کے قریب دفنا سکے۔ دفنانے میں جلدی اس لئے کی گئی۔ کہ جسم کی حالت دیکھ کر ڈاکٹر کی رائے تھی۔ کہ بلا توقف دفنا دینا چاہیئے۔

مرحوم چونکہ ابھی بچہ تھا۔ اور غیر موصی تھا۔ اس لئے ہم اسے اپنے اختیار سے مقبرہ موصیان ربوہ میں دفن نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد میں ایسی مثالیں موجود تھیں۔ کہ خاص حالات میں بچوں کو اور غیر موصیوں کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس لئے مرحوم رضوان کو عام قبرستان میں اماناً تابوت کے اندر دفن کیا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اجازت کے لئے ایکسپریس تار دے دی گئی۔ جس کے جواب کا انتظار ہے۔ مرحوم کے والدین کو بھی وکالت تحریک جدید کی طرف سے جس کی نگرانی میں یہ بچہ تھا۔ اطلاع اور ہمدردی کی تار دی گئی ہے۔ مگر ان کے صدمہ کی گہرائی کو صرف ہمارا خدا ہی جان سکتا ہے۔ جس نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے فطرتِ انسانی میں جذبات کا خمیر دیا ہے

حدیث میں آتا ہے۔ کہ ڈوب کر مرنے والا اور کسی دیوار یا مکان کے نیچے آکر مرنے والا اور بچہ کی ولادت کے وقت اچانک فوت ہونے والی عورت اور اسی قسم کے بعض دوسرے فوت ہونے والے لوگ شہید ہوتے ہیں۔ اس حدیث میں شہادت کی اصل حقیقت کو تو صرف خدا ہی جانتا ہے۔ (کیونکہ شہادت کے اصلاحی معنے خدا کے رستے میں جان دینے کے ہیں) لیکن بعض بزرگوں نے اس جگہ شہید کے معنی مشہود کے کئے ہیں۔ اور مراد یہ لیا ہے۔ کہ چونکہ اس قسم کی اچانک موتوں پر دنیا کی نظریں مرنے والے اور اس کے اقرباء کی طرف بے اختیار اور بار بار اٹھتی ہیں۔ اس لئے ایسا شخص شہید بمعنی مشہود ہوتا ہے۔ یہ مفہوم بھی اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن یہ خاکسار خیال کرتا ہے۔ کہ اچانک وفات کا یہ پہلو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کہ مرنے والے کے نیک اعمال کا سلسلہ اچانک کٹ جاتا ہے۔ اور اسے قربِ موت کے وقت کی خاص دعاؤں کا بھی موقعہ نہیں ملتا۔ اور دوسری طرف ایسی موت کا اس کے عزیزوں کو بھی خاص صدمہ ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے خاص دعائیں کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارے رحیم و کریم آقا کی رحمت سے بعید نہیں۔ کہ وہ ایسے حالات میں فوت ہونے والوں اور فوت ہونے والیوں کو شہادت کا مرتبہ عطا کر دیتا ہو و ربنا وسیع الرحمۃ ذو فضل عظیم اور جن لوگوں کو شہید کہا گیا ہے۔ ان کا مومن ہونا اور نیک اعمال پر قائم ہونا تو بہر حال لازمی اور ضروری شرط ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بالآخر دعا ہے۔ کہ رضوان مرحوم کو جو ہم سے اس طرح اچانک طور پر رخصت ہو گیا۔ اور جو گویا نماز کی حالت میں فوت ہوا۔ کیونکہ وضو نماز کی تیاری کا حصہ ہے) اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے نوازے۔ اس کے صدمہ رسیدہ والدین اور دیگر عزیزوں کو صبر جمیل اور ثواب عظیم سے حصہ وافر عطا کرے۔ اس کے ہم وطنوں کو اس کے اجر اور ہونے والی خدمات کے نتائج سے محروم نہ فرمائے۔ اور ربوہ کے دیگر غیر ملکی طلباء کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۷/۸/۵۳

قافلہ قادیان کے لئے دوست درخواستیں بھجوائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ)

اس سال بھی بشرط منظوری دسمبر کے آخری ہفتہ میں قادیان میں ایک قافلہ بھجوانے کی تجویز ہے۔ پس جو دوست اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ ستمبر ۱۹۵۳ء کے آخر تک میرے دفتر میں درخواست بھجوادیں۔ درخواست کے لئے میرے دفتر کی طرف سے ایک مطبوعہ فارم مقرر ہے۔ جس میں تمام ضروری اندراجات کے لئے خانے رکھے گئے ہیں۔ پس جو دوست قافلہ میں شریک ہو کر قادیان جانا چاہیں۔ انہیں میرے دفتر سے یہ فارم منگوا کر اس فارم پر درخواست دینی چاہیئے۔ جس کے بغیر کوئی درخواست قابل غور نہیں سمجھی جائے گی۔ فارم کی قیمت ایک آنہ مقرر ہے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ چونکہ گذشتہ سال سے پاسپورٹ کا طریق رائج ہو گیا ہے۔ جس میں کافی وقت لگتا ہے۔ اور ابھی ابتدائی درخواستوں کے بعد پاسپورٹ کے سرکاری فارم بھی بھرنے ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ستمبر ۱۹۵۳ء کے آخر تک ابتدائی درخواستیں ہمارے دفتر کے مطبوعہ فارم پر ہمارے پاس پہنچ جائیں۔ ورنہ بقیہ کارروائی وقت پر مکمل نہیں ہو سکے گی۔ لہذا کسی ایسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ جو ستمبر کے بعد وصول ہوگی۔ اور دیر کرنے والے دوست اپنی محرومی کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ اسی طرح جو صاحب مطبوعہ فارم کے جملہ خانے مکمل صورت میں نہیں بھریں گے۔ اور ناقص صورت میں درخواست بھجوائیں گے۔ وہ بھی اپنے نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

یہ بھی خیال رہے۔ کہ سب دوستوں کو اپنا سفر خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔ اور فارم میں درج شدہ ہدایت کے مطابق پاسپورٹ سائز کے چھ عدد فوٹو بھی ساتھ لگانے ضروری ہیں۔

عورتیں بھی درخواستیں دے سکتی ہیں۔ گو ان کے متعلق آخری فیصلہ بہر حال حکومت کے حکم کے مطابق ہوگا۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

اخبار المصلح کراچی میں کئی بار یہ اعلان کروایا جا چکا ہے۔ کہ مسجد مبارک کی تکمیل کے لئے ابھی بیس اکیس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف کما حقہٗ توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے عہدہ داران جماعت کی خدمت میں پھر التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے جلد تر مناسب کارروائی فرمائیں۔

ایسے دوست جنہوں نے اس سے قبل مسجد مبارک کے چندہ کی ادائیگی میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے لئے بھی یہ ایک ثواب کا موقعہ ہے۔ کہ وہ حتی المقدور اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کریں۔ مکرم امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اسی چندہ کے ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور دوستوں سے نقد یا وعدوں کی فہرستیں لے کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ جو رقم وصول ہو۔ وہ بمد چندہ مسجد مبارک ربوہ کے حساب میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست دعاء

میری والدہ محترمہ (اہلیہ صاحبہ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ) بہت دنوں سے علیل چلی آرہی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (واقعہ الیس۔ اختر میر گوجرانوالہ)

حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے
بنی نوع انسان پر بے نظیر احسانات

(از ملک عزیز محمد صاحب)

سرورِ دو عالم و سرورِ کائنات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ خداوندی کے ماتحت دنیا کے بسنے والوں کو مخاطب کر کے اپنے متعلق "انا بشر مثلکم" کا اعلان کیا فرمایا کہ دنیا بھر کے دانشمندوں اور حقیقی معنوں میں انسان کہلانے والوں کو اپنا فریفتہ و گرویدہ بنا لیا۔ اور ایسا ہونا لازمی تھا کیونکہ اس زبردست اور پُر از حقیقت اعلان نے عظمتِ انسانی کو اپیل کر کے اولادِ آدم کو کمال توجہ اور ہمدردی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف جھکا دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ جس قدر عظیم الشان کامیابی حضور اقدس کو اپنے مقدس مشن میں اپنی پاک زندگی میں نصیب ہوئی اس کا عشر عشیر بھی حضور انور سے پہلے کسی نبی و رسول کو نہ ہوئی۔ قریباً تمام عرب نے حضرت اقدس کی حیاتِ مبارک میں اسلام قبول کیا۔ اور تب سے یہ روحانی و معنوی ترقی کا سلسلہ محمدی کو ہو رہی ہے۔ اور اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جبکہ اسلام کو کوئی خاص پولیٹیکل طاقت میسر نہیں ہے۔ اسلام روحانی فتوحات کے سلسلہ میں نمبر اول پر ہے۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایسے کفار پائے جاتے تھے جو کہتے تھے کہ ہم ایسے شخص پر کس طرح یہ ایمان لائیں جو ہم جیسا ایک بشر ہے۔ اور ہماری طرح کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا ہے۔ اور جو ہماری طرح بھوک پیاس اور غمی خوشی محسوس کرتا ہے۔ اور آج بھی دنیائے اسلام ایسے لوگوں سے خالی نہیں۔ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا یا خیال کرنا نعوذ باللہ کفر ہے۔ علاوہ ازیں کئی ایک بہت سے ایسے مسلمان بھی پائے جاتے ہیں جو منہ سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشریت کے قائل ہیں۔ لیکن حضور اقدس کی زندگی کے متعلق وہ ایسے ایسے خیالات اور عقائد کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ اگر ان سب کو یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو یقیناً یقیناً ایسے مجموعہ خیالات و عقائد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بشر ہونے پر نفی لازم آتی ہے۔

درحقیقت بات یہ ہے کہ یہ غلط اور فاسد عقیدے اس لئے پیدا ہو گئے کہ ایسے لوگوں نے کبھی بھی انسان کی پیدائش و فطرت پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔ اور نہ کبھی ان عظیم الشان قوتوں کو مطالعہ کیا ہے جن کے ساتھ خداوند کریم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آپ کی تشریف آوری سے پیشتر انسان کو اپنی قدر و منزلت کا کچھ بھی علم نہیں تھا۔ ساری مخلوقاتِ الٰہی میں انسان ہی ایک ایسی ہستی تھا جو اپنی ذات کو ذلیل اور حقیر خادم سمجھتا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے قبل دنیا کے کسی حصہ پر اگر انسان حجر و شجر پرستی میں مشغول تھا۔ تو دوسرے حصہ میں بشر پرستی میں مصروف تھا کہیں عناصرِ اربعہ و اجرامِ فلکی یعنی سورج، چاند ستاروں کی عبادت کرتا دکھائی دیتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر اپنے بھائیوں یعنی اولادِ آدم کو اس ذلیل اور ناگفتہ بہ حالت میں پایا۔ تو آپ کا دل غم اور افسوس سے بھر آیا۔ حضور نے کلامِ الٰہی سے فضیلت، عظمتِ انسانی کا راز کھول دیا اور فرمایا کہ انسان کسی مخلوقِ الٰہی کا خادم نہیں۔ بلکہ سب کا مخدوم اور آقا بنایا گیا ہے۔ ساری کائنات انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پاک تعلیم و تبلیغ کی بدولت انسان میں اپنی فضیلت کا احساس و مادہ پیدا ہوا۔ انسان نے پھر ساری کائنات یعنی زمین و آسمان، چاند ستارے، حجر و شجر اور حیوانات اور نباتات وغیرہ کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھنا اور دن بدن غور کرنا شروع کیا۔ کہ گویا یہ سب چیزیں دراصل انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ نتیجہ یہ ہوا کہ سائنٹیفک طریق پر ان اشیاء کی ساخت اور خواص اور حقائق پر غور و فکر اور تحقیقات انسان نے شروع کر دی۔ اور تب سے ہی اصل علم سائنس و علم تحقیقات کی ایجاد وغیرہ کی داغ بیل ڈالی گئی۔ مختصر الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ آج دنیا جس قدر علم و سائنس کے کمالات دکھا رہا ہے اور انسان اپنے فائدہ اور خدمت کے لئے جو روز بروز تسخیر پر زیادہ سے زیادہ قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور اس میں کامیاب بھی ہو رہا ہے۔ اس کی اصل بنیاد اس مبارک وقت سے شروع ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انسانی ذہنیت اور نقطۂ نگاہ یہ ارشاد فرما کر بدل دیئے تھے۔ کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور ساری مخلوقات انسان کی خادم ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک انسان ہونے کی حیثیت سے خدا کے بعد دوسرے درجہ پر خدا کی ساری مخلوقات میں سے انسان سب سے زیادہ پیارا تھا۔ حضور انور نے انسان کی ہر قسم کی خدمت کو انجام دینے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ اٹھا رکھا۔ ارشادِ خداوندی با الفاظ "ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" بیان فرما کر انسان کو بتلا دیا کہ اس کی غرضِ پیدائش یہ ہے کہ وہ خداوند کریم کا خادم اور عبد بنے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ حقیقی معنوں میں خادم اور عبد وہی کہلاتا ہے۔ جو آقا اور مولا کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اپنے مالک کی صفات کو اپنے اندر جذب کر لے۔ غرضیکہ آپ نے یہ بشارت دی کہ انسان کا مقام نہایت ہی اعلیٰ اور ارفع ہے۔ یعنی مظہر نورِ الٰہی بن جانا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جس قدر نفرت شرک سے تھی۔ اور کسی چیز سے نہ تھی۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ نے سب انبیاء سے بڑھ کر شرک کو دنیا سے مٹانے کی کوشش فرمائی۔ اور اس میں سب سے زیادہ کامیاب بھی رہے۔ شرک سے نفرت کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ سے کامل عشق تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے بیحد غیرت رکھتے تھے۔ اور نہ چاہتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ صفات میں، عزت میں اور عبادت میں کسی دوسری مخلوق کو شریک کیا جائے۔ دوسری وجہ یہ تھی۔ کہ آنحضرت اقدس کو یہ بھی ہرگز گوارا نہ تھا۔ کہ اولادِ آدم جو اشرف المخلوقات ہے وہ سوائے خدائے عز و جل کے کسی دوسرے کے آگے اپنے سر جھکائے۔ اور حضور اکرم کو اس بات کا اس حد تک خیال تھا۔ کہ آپ نے لا الٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ محمد رسول اللّٰہ کا کلمہ تجویز فرمایا۔ تاکہ قیامت تک کوئی انسان بھی محبت یا غلط فہمی کی وجہ سے متاثر ہو کر حضور اقدس کو خدا نہ ماننے لگ جائے۔ یا خدائی صفات آپ کی طرف منسوب نہ کر سکے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے بڑھ کر قربِ الٰہی حاصل تھا۔ آپ کے حصہ میں ہی مقاماً محموداً آیا تھا۔ حضور ساری دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے۔ اور ساری دنیا کے لوگوں کے لئے رسول بن کر آئے۔ خداوند کریم سے دور رہنے کو حضور علیہ السلام سب سے زیادہ مصیبت اور عذاب خیال فرماتے تھے۔ اور آپ کی انتہائی خواہش یہ تھی۔ کہ کسی طرح ساری دنیا کے انسان خدا سے دوری کی لعنت سے رہائی پائیں۔ خدا تعالیٰ کو راضی کر کے رضی اللہ عنہم بن جائیں۔

اور تو اور کافروں کی بہتری اور بھلائی کے لئے کس قدر درد اپنے سینہ مبارک میں رکھتے تھے جس پر خداوند کریم جو علیم و حکیم ہے۔ اپنی شہادت قرآن مجید میں پیش کرتا ہے حضور علیہ السلام کی عبد حصولِ منصبِ نبوت ایک ایک گھڑی اس رنج و غم میں وقف تھی۔ کہ کسی طرح سے انسان گمراہی کو چھوڑ کر ظلمت سے علیحدہ ہو کر ہدایت اور نور کو حاصل کرے۔ انسان کی خیر خواہی کے لئے سچا اور حقیقی درد اور تڑپ حضور علیہ السلام کو بیقرار کئے رکھتی تھی۔

حضور انور کی پاک زندگی اس امر پر شاہد ہے کہ بلا است بیر ساہیر آنز کے جملے کا اطلاق صحیح طور پر حضور اقدس کی ذات پر ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے انسان کے دل میں یہ بات جاگزین تھی۔ کہ انسان گناہ در شہ میں ملا ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ اور نیز دنیا میں جو جانور وغیرہ غیر انسانی مخلوق پائی جاتی ہے۔ یہ دراصل انسان تھے۔ جو اپنے پہلے جنموں میں برے اعمال کرنے کی وجہ سے کوئی کتا بن گیا، کوئی بلی۔ کوئی کچھ۔ غرضیکہ مسئلہ تناسخ کی وجہ سے انسان کو واقعی ایک نہایت گھناؤنی اور بدترین حیثیت اور پوزیشن حاصل تھی۔ اور ادھر پیدائشی طور پر گنہگار ہونے کی وجہ سے انسان مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہو کر کھلی بد معاشی اور بدکاری کرنے اور عام سوسائٹی کے قوانین اور قواعد کو توڑنے پر آمادہ نظر آتا تھا۔ بدقسمت انسان اس طرح سے ناگفتہ بہ اور ذلیل حالت میں اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رحمۃ للعالمین اور ابرِ رحمت بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ اور انسانوں کو یہ اعلان کر کے بشارت فرمائی۔ کہ فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیہا یعنی ہر انسان کی پیدائش فطرۃ اللہ ہونے کی وجہ سے بالکل پاک اور بے عیب ہے۔ یعنی نسلِ انسانی بلحاظ اپنی پیدائش کے ہرگز گنہگار نہیں ہے۔ یہ کس قدر احسان ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نسلِ انسان پر فرمایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور علیہ السلام سے پہلے انسان دنیا کے تختے پر بکھرے ہوئے شیرازے کی طرح بستے تھے۔ ہر ملک و ولایت کا باوا آدم نرالا تھا۔ کرۂ ارض کے مختلف حصوں اور ملکوں کے لوگوں کو ایک دوسرے سے کوئی ہمدردی اور سروکار نہ تھا۔ کسی ایک بات میں بھی باہمی اتحاد و اتفاق نہ تھا۔ لوگ فرقہ اور قوم بندی اور ذات پات کی قیود میں خوب جکڑے ہوئے تھے۔ حضور اقدس نے قل یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا کا دستور العمل صادر فرما کر دنیا میں بسنے والے سب لوگوں کو ایک جگہ پر اکٹھا کر دیا۔ اور فرمایا کہ تم سب درحقیقت ایک ہی قوم ہو۔ کان الناس امۃ واحدۃ یعنی ع

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

ان اعلانات سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ساری دنیا کے مغرب مشرق کے رہنے والوں کو ایک دوسرے کے گلے ملا دیا اور آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔

لہٰذا ہم کو بجا طور پر اس بات پر فخر ہے کہ عالمگیر مساوات و اخوت کی شاندار بنیاد حضور علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے تیار ہوئی۔ جو حضور کی اعلیٰ ترین انسانی خدمت ہے۔ اللّٰہم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد

خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں

یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے...... جس نے اسلام کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے"

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۲۳ جمعہ
۲۴ ہفتہ
۲۵ اتوار

۲۳ ۲۴ ۲۵ اخاء (اکتوبر)

"مگر ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں تلواریں ہوں۔ بلکہ مذہبی دلائل دعائیں اور اخلاق فاضلہ ہی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں ہیں انہی توپوں اور انہی تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کرکے اسلام کا پرچم لہرانا اور ان پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنا ہے۔" (مشعل راہ صفحہ ۴۱۶)

ان غیر مرئی ہتھیاروں سے آراستہ ہونے کے لئے سالانہ اجتماع آپ کو شمولیت کی دعوت دیتا ہے آپ سچے جوش مومنانہ فکر اور مخلصانہ ولولہ کے ساتھ تشریف لائیے۔ اور اس قیمتی موقعہ کو ہاتھ سے نہ گنوائیے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

معمولی و غیر معمولی ضرورت کے لئے

روپیہ محفوظ کرنے کا طریق

صدر انجمن احمدیہ نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے وہ اپنی آئندہ ضروریات کے لئے پس انداز کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔

(۱) دفتر محاسب میں ایک صیغہ امانت قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے نکلوا سکتا ہے۔ اور اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ تو اس کے طلب کرنے پر صیغہ اپنے خرچ پر بذریعہ بیمہ یا منی آرڈر امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

(۲) مذکورہ صیغہ میں ایک مد "غیر تابع مرضی" قائم ہے۔ اس مد میں روپیہ رکھوانے والے فرد کو روپیہ برآمد کروانے کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دینا ضروری ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے کہ وہ اپنی معمولی ضرورت پر آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ نکلوا سکیں۔ بلکہ خاص ضرورت پر ہی خرچ کرنے کے لئے برآمد کرائیں۔ نیز اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ بھی نہیں لگتی۔ کیونکہ ضرورت کے وقت صدر انجمن بھی اس روپیہ کو استعمال کر سکتی ہے اس رقم کے امانت دار کو بھجوانے کا خرچ بھی صدر انجمن ادا کرتی ہے۔ (نظارت بیت المال)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے۔ اور اس فلسفہ کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں۔ جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کرکے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ وہ کالج جس میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کالج میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں۔ جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں۔ ایسے مواقع قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آ سکتے۔ بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں ہے۔ جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو۔

نوٹ - فرسٹ ایر۔ ایف اے۔ ایف ایس سی۔ نان میڈیکل و میڈیکل۔ نیز تھرڈ ایر بی اے۔ بی ایس سی میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہو کر ۲۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ تھرڈ ایر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام کالج میں ہے۔ ایسے مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں۔ جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے تفاصیل کے لئے پراسپکٹس طلب فرمائیے۔ (پرنسپل)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں مدد کیجئے

مرکز سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے۔ یہ کمپنی قائم کی جا رہی ہے۔ جس کی منظوری مرکزی گورنمنٹ سے مل چکی ہے کمپنی کا ایک حصہ صرف بیس روپے کا ہے۔ اور اس کی ادائیگی بھی پانچ پانچ روپے کی مساوی قسطوں میں ہو گی۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ اس کے حصص خرید فرما دیں۔ دینی اور تبلیغی کتب کی اشاعت میں حصہ لینا دینی بھی ثواب کا باعث ہے۔ والسلام۔ (مینیجر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی ہے

زکوٰۃ ادا کرنیوالوں کی فہرست

ہر ماہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بغرض دُعا پیش ہُوا کرے گی

تجویز کی گئی ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے احباب کی جو فہرست دُعا کی غرض سے اخبار میں شائع کردی جاتی ہے۔ یہ فہرست آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی ہر ماہ علیحدہ پیش کی جایا کرے۔ اور اس فہرست میں ان دوستوں کو بھی شامل کر لیا جایا کرے۔ جنہوں نے زکوٰۃ کی وصولی میں خاص جدو جہد کی ہو۔ سو احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ العزیز یہ فہرست حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جایا کرے گی۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

چندہ لازمی ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے

رجسٹر روزنامچہ بیت المال کی طرف سے ہر جماعت کو مہیا کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ مستقل ہدایت درج ہے کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ بعض جماعتوں کے عہدہ داران اس ہدایت کی پابندی کر رہے ہیں جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ مگر ابھی بعض عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ ایسے ہیں جو اس ہدایت کی پابندی نہیں کر رہے جس کی وجہ سے مرکز کو مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ لہٰذا ایسے تمام عہدہ داران سے گزارش ہے کہ وہ اپنی سستی کو ترک کر کے اپنی اپنی جماعت کا وصول شدہ چندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں داخل خزانہ کروا دیا کریں۔

نظارت بیت المال ربوہ

ماہنامہ مصباح

مصباح احمدی مستورات کا واحد رسالہ ہے۔ جو مرکز سے فالحضرت احمدی مستورات کے انتظام سے چلایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ مقدور بھر احمدی عورتوں کی تعلیم و تربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور مفید پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ احمدی مستورات میں تحریر کا شوق پیدا کرنے کے لئے انعامی مضامین بھی لکھوائے جاتے ہیں۔ بیرون پاکستان کی لجنات کی مساعی اور ان کے حالات کا مفصل ذکر شائع کیا جاتا ہے۔ احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے الگ پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ ان تمام دلچسپیوں اور مفید امور کی وجہ سے اس کا ہر گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے۔ اس لئے ادارہ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی زیادہ سے زیادہ خریداری قبول فرمائیں۔ ابھی تک رسالہ کی خریداری اتنی نہیں۔ جس سے اس کے اخراجات کو اطمینان سے چلایا جا سکے۔ اور اس کے پروگراموں کو ناظرین کے سامنے بااحسن طریق پیش کیا جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو پہلے ہی خریدار ہیں وہ اس کے مستقل خریدار رہیں۔ اور اپنا سالانہ چندہ ۶ روپے باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ جو خریدار نہیں وہ خریداری قبول فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ نیز اس کی قلمی مالی امداد فرما کر بھی عنداللہ ماجور ہوں۔

مدیرہ مصباح

وزیراعظم برما اکتوبر میں پاکستان آئیں گے

کراچی ۳۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برمی وزیراعظم مسٹر ہونو اکتوبر کے مہینے میں پاکستان آنے والے ہیں۔ مسٹر ہونو وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کے ذاتی دوست بھی ہیں۔ اور جس زمانے میں مسٹر محمد علی برما میں سفیر تھے۔ اسی وقت سے ان دونوں میں دوستی ہے۔ مسٹر ہونو کے پاکستان کے دورے کے متعلق جلد ہی رنگون و کراچی سے بیک وقت ایک اعلان ہونے کی توقع ہے۔ مسٹر ہونو جو بدھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان سے گائیں برآمد کرنے کے متعلق بھی حکومت پاکستان سے بات چیت کریں گے۔ برما میں جنگ کے زمانے میں گائے کی بڑے پیمانے پر نسل کشی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے اب برما میں مویشیوں کی قلت ہے۔ اور اس قلت کو دور کرنے کے لئے سندھی گائے برما درآمد کرنا چاہتا ہے۔

حیدرآباد سندھ ۳۰ اگست۔ کوٹری بیریج کے اہم ستونوں میں ۳۸ ستون مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ بیریج ۲۷ لاکھ ایکڑ اراضی کو

مسٹر ایس۔ ایم توفیق کراچی لیگ کے صدر منتخب ہو گئے

کراچی ۳۱ اگست۔ کراچی میں تقریباً ڈیڑھ سال بعد صوبائی مسلم لیگ کی تشکیل عمل میں آئی۔ اور انتخابات مکمل ہو گئے۔ صوبائی کونسل نے کل اپنے ایک جلسہ میں عہدیداروں کا انتخاب کیا۔ مسٹر ایس۔ ایم توفیق صدر، مسٹر منیر الدین نائب صدر، مسٹر محسن صدیقی جنرل سیکرٹری۔ خان بہادر حبیب اللہ خازن۔ مسٹر جمیل احمد اور کریم الدین جائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے۔ صدارت کے دوسرے امیدوار مسٹر حسین ملک کو ووٹ سے شکست ہوئی۔ جنرل سیکرٹری کے عہدہ کے لئے مسٹر صدیقی و نواب اور خازن کے عہدہ کے لئے ملک باغ علی بھی کھڑے ہوئے تھے۔ صدر منتخب ہونے پر مسٹر توفیق نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اگر وہ اوران کے ساتھی اپنی ذمہ داری کے اہل ثابت نہ ہو سکیں۔ تو عوام کو ان کے خلاف کارروائی کرنے کا پورا اختیار ہو گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ کراچی مسلم لیگ کا ایک جامع پروگرام جلد تیار کیا جائیگا۔ اور شہر کے مسائل پر پوری توجہ دی جائے گی۔ انتخابات کے بعد کونسل نے ۱۰ قراردادیں بھی پاس کیں۔ ایک قرارداد میں جو کشمیر سے متعلق تھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ حکومت کسی ایسے طریق کار کو قبول نہ کرے۔ جو اقوام متحدہ کے مسلمہ فیصلوں کے خلاف ہو۔ ایک اور قرارداد میں کراچی کو گورنر کے صوبہ کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ انتخابات کی نگرانی کراچی مسلم لیگ ایڈہاک کمیٹی کے صدر مسٹر غیاث الدین پٹھان اور کمیٹی کے رکن ملک شرف الدین نے کی۔ ڈیڑھ سال پہلے جبکہ صوبائی لیگ کو پاکستان مسلم لیگ مجلس عاملہ کے فیصلے پر توڑا گیا تھا۔ تو ایڈہاک کمیٹی قائم ہوئی تھی۔ جس نے ممبر سازی سے لیکر انتخاب تک تمام کام کی نگرانی کی۔ مسٹر ایس۔ ایم توفیق نے صدر منتخب ہونے پر کونسل کے لئے ممبر نامزد کئے ہیں۔ مزید ۵ ممبر وہ بعد میں نامزد کریں گے۔ اور مجلس عاملہ کے ممبروں کے ناموں کا اعلان کریں گے۔

جنرل نجیب اور ان کے ساتھی فوج سے استعفیٰ دیکر سیاسیات میں شامل ہونگے

قاہرہ ۳۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ مصر کے صدر جنرل نجیب اور انقلابی پارٹی کے ان کے دوسرے ساتھیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ نئے دستور کے ماتحت جو انتخابات شروع ہو رہے ہیں۔ اس میں فوج سے استعفیٰ دیکر شرکت کریں گے اور انتخابات لڑیں گے۔

میں بخیریت ہوں حسین فاطمی کا پیغام

تہران ۳۱ اگست۔ سابق وزیر خارجہ ایران مسٹر حسین فاطمی نے جو ۱۹ اگست سے لاپتہ تھے۔ آج رات ٹیلیفون پر اپنی بیوی کو ایک "ناقابل رسائی مقام" سے بتایا۔ کہ میں بعافیت ہوں۔

سندھ کے سیاسی مستقبل کے متعلق بات چیت

حیدرآباد سندھ ۳۱ اگست۔ سندھ کے وزیراعلیٰ پیرزادہ عبدالستار کل صبح کراچی سے یہاں پہنچے شام کو آپ ٹنڈو محمد خاں روانہ ہونے والے تھے۔ جہاں وہ میر گروپ سے اہم سیاسی بات چیت کریں گے۔ امید ہے۔ اس بات چیت میں دستور ساز اسمبلی کے لئے مرکزی وزیر مسٹر بروہی کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دینے کا سوال زیر غور ہو گا۔

پشاور میں دس دن کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

پشاور ۳۰ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور نے آج سے دس دن کے لئے پشاور میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت آتشیں اسلحہ لے کر چلنے اور جلسے جلوس وغیرہ پر پابندی لگا دی ہے۔

مصدق کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلے گا

تہران ۳۰ اگست۔ ایران کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر مصدق پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ ڈاکٹر مصدق نے جو جیل میں ہیں۔ جنرل فضل اللہ زاہدی وزیراعظم ایران کے برسر اقتدار آنے پر خود کو حوالے کر دیا تھا۔ ان پر یہ الزامات ہیں۔ کہ شاہ ایران نے نیا وزیراعظم جنرل زاہدی کو مقرر کر دیا تھا۔ مگر شاہی فرمان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ڈاکٹر مصدق ۱۳ اگست کے بعد بھی حکومت کرتے رہے اور حکومت کو تبدیل کرنے کی کوشش میں رائے عامہ کو اپنے ساتھ ملانے کی سعی کرتے رہے۔

گورنر جنرل کے موٹر سائیکل سوار پائیلٹ وزیراعظم

کراچی ۳۱ اگست۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کل دوپہر موٹر سائیکل پر سوار ہو کر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی کار کے آگے آگے پائیلٹ کی حیثیت سے مسٹر واجد علی کے مکان تک گئے۔ جہاں مسٹر غلام محمد نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ کے جی اے گراؤنڈ میں کل گورنر جنرل اور وزیراعظم کی ٹیموں کے درمیان کرکٹ میچ کھیلا گیا۔ گورنر جنرل یہ میچ دیکھنے آئے۔ اور اس کے بعد جب مسٹر واجد علی کے مکان پر دوپہر کا کھانا کھانے روانہ ہوئے۔ تو وزیراعظم مسٹر محمد علی نے ایک پولیس سب انسپکٹر سے موٹر سائیکل لی اور ان کی کار کے آگے پہرہ دیتے ہوئے گئے۔ ایک میل تک وہ موٹر سائیکل پر سوار رہے۔ اور مسٹر واجد علی کے مکان تک گئے۔ دراصل مسٹر محمد علی سے ان کے کچھ دوستوں نے کہا تھا۔ کہ وہ یقین نہیں کر سکتے۔ کہ مسٹر محمد علی موٹر سائیکل چلانا بھی جانتے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے اس کا ثبوت دینے کے لئے فوراً ایک پولیس سب انسپکٹر کی موٹر سائیکل لی۔ اور اس پر چڑھ کر گورنر جنرل کی کار کے آگے آگے چل دیئے۔

نیویارک ۳۰ اگست۔ امریکہ کے سابق وزیر ہوائیہ مسٹر تھامس نے آج یہاں خبردار کیا۔ کہ روس جو پانچ سال میں امریکہ کے تمام بڑے بڑے شہروں اور امریکہ کے ۴ اتحادی ممالک پر ایٹمی حملے کرنے کے قابل ہو جائیگا۔

برما اپنے چاول سمندر میں پھینک دے گا مگر بھارت کو نہ دیگا

رنگون ۳۰ اگست: برما کے سرکاری حلقوں نے بھارت کے وزیر خوراک مسٹر رفیع احمد قدوائی پر الزام لگایا ہے کہ وہ بھارت اور برما کے مجوزہ مال کے بدلے مال کے سمجھوتے کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حکومت کے حامی اخبار نیو ٹائمز آف برما نے حال ہی میں ایک ذمہ دار افسر "جس کا نام نہیں بتایا گیا" کا انٹرویو شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ برما اور ہندوستان کی حالیہ تجارتی گفتگو کی ناکامی کا باعث بھارت کے وزیر خوراک ہی ہیں۔

اس افسر نے کہا کہ برما نے ہندوستان کے ساتھ خوشگوار تعلقات کی خاطر دس لاکھ روپے کا نقصان برداشت کیا۔ اس نے انتہائی قیمت پر ہندوستان کو چاول مہیا کیا۔ لیکن اس کے بدلے مسٹر قدوائی نے ہندوستانی اشیاء کی اتنی قیمت طلب کی۔ جو ان کی قیمت سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اس افسر نے یہ الزام بھی لگایا ہے۔ کہ بھارتی وزیر خوراک نے برما کے وزیر تجارت تھاکن ہان کو صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ آپ بھارت کی بجائے کسی دشمن ملک کے ساتھ کاروبار کیوں نہیں کرتے

اس افسر نے کہا۔ کہ ہم اپنا چاول ضرورت مند ملکوں کو مفت دے دیں گے۔ ہم فالتو چاول سمندر میں پھینک دیں گے۔ لیکن ہم کبھی اس کو مسٹر قدوائی کی قیمت پر فروخت نہیں کریں گے

برمی افسر نے اپنا بیان ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب کبھی مسٹر قدوائی برما کے متعلق کوئی بات چیت کرتے ہیں۔ تو وہ یہ چار باتیں بھول جاتے ہیں (۱) برما ہندوستان سے بہت زیادہ چیزیں خریدتا ہے۔ لیکن ہندوستان برما سے صرف چاول خریدتا ہے (۲) برما میں ہندوستان کی ایک بہت بڑی اکثریت آباد ہے۔ اور اس کے برما میں کافی مفاد ہیں۔ ہندوستانی برما میں کافی دولت کما رہے ہیں (۳) برما دوسرے ملکوں کو بھارت کے مقرر کردہ نرخوں سے زیادہ قیمت پر اپنا چاول دے سکتا ہے (۴) برما اپنی ضرورت کی چیزیں دوسرے ملکوں سے ہندوستان کے مقرر کردہ نرخوں سے کئی گنا کم قیمت پر خرید سکتا ہے۔

فوجوں ٹینکوں اور جہازوں کو خبردار کر دیا گیا

یوگوسلاویہ اور اٹلی کا تنازعہ خطرناک مرحلے میں

روم ۳۰ اگست۔ اس خبر پر کہ یوگوسلاویہ متنازعہ علاقہ ٹریسٹے کو طاقت کے ذریعہ اپنے ملک میں شامل کر لے گا۔ اطالوی فوجی ٹینکوں اور جنگی جہازوں کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ اطالوی افسروں نے ذاتی طور پر بتایا۔ اس خطرناک خبر کو سننے پر ہم مستعد ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل اٹلی نے امریکہ برطانیہ اور فرانس کو جتا دیا تھا۔ کہ اگر یوگوسلاویہ نے ٹریسٹے کے علاقہ کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ تو اٹلی خاموش رہ کر تماشہ نہیں دیکھے گا۔

غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی پر پابندی نرم کرنے کا بل منظور

ڈھاکہ ۳۰ اگست: مشرقی بنگال کے وزیر مال تفضل علی کا پیش کردہ غیر منقولہ جائداد کے انتقال کے متعلق بل اسمبلی میں منظور کر لیا گیا۔ جس کی رو سے خاص خاص حالات میں انتقال جائداد کی پابندیاں نرم کر دی جائیں گی۔ زراعتی ترقی کے لئے بھی ایک مالیاتی ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ یہ ادارہ زرعی ترقی کے لئے کاشتکاروں کو قرض دیتا۔ مگر اس کے عوض غیر منقولہ جائداد رہن رکھتا تھا۔ اس طرح غیر منقولہ جائداد کے انتقال کے وقت قانونی پابندیاں آڑے آتی تھیں۔ چنانچہ غیر منقولہ جائداد کے منتقل کرنے کے سلسلہ میں متذکرہ بل منظور کر لیا گیا ہے۔ تاکہ کاشتکار زیادہ سے زیادہ مالی امداد حاصل کر کے فائدہ اٹھائیں۔ ترمیمات کے سلسلے میں ایک ترمیم مسٹر نور الامین نے پیش کی ہے۔ تاکہ عدالتوں میں جیوری اپنا کام دیانتداری سے کرے اور کوئی رشوت وغیرہ نہ لے سکے۔ اس کی رو سے اب اگر کوئی ملزم عدالت میں موجود ہے تو جس علاقے کا وہ رہنے والا ہے۔ اس علاقہ کے رہنے والے جیوری میں شامل نہ کئے جائیں گے سشن جج نہایت رازدارانہ طور پر جیوروں کو انتخاب کریں گے۔ اور پھر عدالت میں بلائیں گے مسٹر ہریش چندر داس گپتا (کانگرس) نے کہا۔ کہ بل بہت اہم ہے۔ اس لئے رائے حاصل کرنے کے لئے اسے اسمبلی کے ممبروں میں پہلے تقسیم کیا جائے۔

گودی کے مزدوروں کی ہڑتال ختم ہو گئی

کراچی ۳۰ اگست: کراچی کی گودی میں ۴ ہزار مزدوروں نے کل صبح جو ہڑتال شروع کی تھی۔ وہ گذشتہ شب ایک بجے ختم کر دی گئی۔

مشرقی بنگال میں قیدیوں کیلئے کلام پاک

ڈھاکہ ۳۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے آغا خان نے جو عطیہ دیا تھا۔ اس سے مشرقی بنگال کی جیلوں کی لائبریریوں میں قیدیوں کے لئے قرآن کریم کے نسخے فراہم کرنے پر خرچ کیا گیا ہے

کاغذ کی زیادہ سے زیادہ قیمت فروخت کا تعین

کراچی ۳۰ اگست: حکومت پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق کنٹرولر جنرل پرائس اور سپلائز نے ایلومینیم فوائل گولڈن پیپر سائز ۲۰ × ۳۰ اور ایلومینیم فوائل گرین سائز ۲۰ × ۳۰ کی زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت فروخت ۴ روپے دس آنے فی پیکٹ مقرر کی ہے۔ ہر پیکٹ میں ۱۲۰ شیٹ ہوں گے۔

قومی منسٹر رفیع احمد قدوائی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبر چنے گئے

لکھنؤ ۳۰ اگست۔ قومی منسٹر رفیع احمد قدوائی اتفاق رائے سے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبر چنے گئے ہیں۔ پنڈت رنگوداس نے تناسخری صدر یو۔ پی اسٹیٹ کانگرس کمیٹی اور ڈاکٹر سی۔ پی گپتا کی اپیل پر باقی سات امیدوار ان کے حق میں دستبردار ہو گئے۔

۱۴۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار کا طوفان

منیلا ۳۰ اگست: محکمہ موسمیات نے اعلان کیا ہے کہ ۱۴۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک خوفناک طوفان باد و باراں جنوبی فارموسا کی طرف بڑھتا ہوا آ رہا ہے۔

کراچی میں خواجہ شہاب الدین کی مصروفیات

کراچی ۳۰ اگست: معلوم ہوا ہے کہ گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین یہاں ریاستی اور سرحدی امور کی وزارت کے حکام سے قبائلی علاقوں سے متعلق بعض اہم امور پر بات چیت کر رہے ہیں۔ آپ ابھی دو تین روز تک کراچی میں قیام کریں گے۔

میں پنجابی صوبہ نہیں بننے دوں گا: سچر

لدھیانہ ۳۰ اگست۔ وزیر اعلیٰ مشرقی پنجاب لالہ بھیم سین سچر نے یہاں ایک تقریر میں کہا۔ کہ جو لوگ پنجابی زبان کے نام پر پنجاب کی دوبارہ تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کے خلاف ڈٹ کر لڑوں گا۔ پنجاب میں سرکاری زبان پنجابی ہے۔ اس لئے لوگوں کو یہی پنجابی صوبہ سمجھنا چاہیئے نئے پنجابی صوبے کی ضرورت نہیں۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ہندو اور سکھ ایک ہیں۔ ان میں کسی قسم کا کوئی امتیاز نہیں۔ جو لوگ پھوٹ ڈالتے ہیں وہ ملک کے دشمن ہیں۔

کوریا کی سیاسی کانفرنس کامیاب نہیں ہوگی

صدر جنوبی کوریا سنگمن ریہی کا اعلان

پوسان ۳۰ اگست۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ریہی نے آج اعلان کیا۔ کہ کوریا کی سیاسی کانفرنس ناکام رہے گی۔ اور اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ سنگمن ریہی نے کہا۔ کہ جنوبی کوریا آخری دم تک لڑے گا۔ اور شمالی کوریا پر قبضہ کرنے کے لئے اس پر دوبارہ چڑھائی کرے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم بحرالکاہل میں قیام امن کے لئے امریکہ کا ساتھ دیں گے۔ صدر ریہی نے امریکہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ امریکہ نے ہماری جو مدد کی ہے۔ ہم اسے کبھی فراموش نہیں کریں گے یہ اعلان جنوبی کوریا کے امریکی کیمپوں سے لوٹے ہوئے ایک جہاز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا کوریا کی امداد سے اقوام متحدہ کو تقویت حاصل ہوگی۔

ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ لاڑکانہ کے صدر

لاڑکانہ ۳۰ اگست: قاضی فضل اللہ ایڈووکیٹ کے ممبر اسمبلی مسٹر فقیر محمد خان ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ لاڑکانہ کے صدر منتخب کر لئے گئے۔

گورنر جنرل اور وزیر اعظم کی ٹیموں کا کرکٹ میچ!

کراچی ۳۰ اگست: کل یہاں گورنر جنرل اور وزیر اعظم کی ٹیموں کا کرکٹ میچ بغیر ہار جیت کا فیصلہ ہوئے ختم ہو گیا۔ وزیر اعظم کی ٹیم نے پہلی اننگ میں ۱۱۴ رنز بنائے اور دوسری میں ۸۰ جب کہ اس کے صرف دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ گورنر جنرل الیون نے پہلی اننگ میں ۱۷۲ رنز بنائے۔ اور دوسری کی نوبت ہی نہیں آئی۔ میچ دیکھنے کے لئے گورنر جنرل غیر ملکی سفراء۔ مرکزی وزراء اور معززین شہر موجود تھے۔ وزیر اعظم نے خود اپنی ٹیم کی قیادت کی۔ اور پہلی اننگ میں صرف تین رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔

اچاریہ کرپلانی جا پارٹی کے لیڈر ہو گئے!

نئی دہلی ۳۰ اگست۔ بھارت کے ایوان عام میں اچاریہ کرپلانی کو پرجا سوشلسٹ پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا گیا۔ وہ اپنی بیوی سچیتا کرپلانی کی جگہ لیڈر ہوئے ہیں۔ اچاریہ نریندر دیو کو کونسل آف اسٹیٹ میں پارٹی لیڈر چنا گیا ہے۔

پاکستان اور بھارت کے وزراءِ اعظم کی ایک اور ملاقات ہوگی

کراچی ۳۱ اگست۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کشمیر کے متعلق وزراء اعظم کے حالیہ سمجھوتہ کے سلسلہ میں پنڈت نہرو کو جو مراسلہ بھیجا تھا اس کا جواب کل کراچی پہنچ گیا۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے سمجھوتہ کے سلسلہ میں پانچ باتوں کی وضاحت طلب کی تھی۔ اور دونوں وزراء اعظم کی ایک اور ملاقات کی تجویز بھی اپنے مراسلے میں پیش کی تھی۔ آج رات سات بج کر ۲۰ منٹ پر بھارتی ہائی کمشنر ڈاکٹر موہن سنہا مہتہ نے یہ خط مسٹر محمد علی کو دیا۔ اور ان سے دیر تک بات چیت کی اگرچہ پنڈت نہرو کے خط کی تفصیلات ابھی تک صیغہ راز میں رکھی جا رہی ہیں۔ لیکن معتبر حلقوں کا بیان ہے کہ وزراء اعظم سمجھوتہ کی تفصیلات اور اس سے پیدا ہونے والے دیگر امور پر غور کرنے کے لئے مسٹر محمد علی کی تجویز کے مطابق جلد پھر ملاقات کریں گے۔ یہ ملاقات ستمبر یا اکتوبر میں ہوگی۔ پنڈت نہرو کا جواب ایک سر بمہر لفافہ میں مسٹر محمد علی کو دیا گیا۔ بھارتی ہائی کمشنر ڈاکٹر مہتہ آج شب یہ خط پہنچانے کے بعد رخصت پر یورپ روانہ ہو گئے۔ مسٹر محمد علی دہلی سے واپسی کے بعد اب تک پنڈت نہرو کو دو مراسلے بھیج چکے ہیں۔ انہوں نے کل ایک ملاقات میں اپنے دوسرے مراسلات کی تفصیلات بتانے سے انکار کیا تھا۔ اور اتنا کہا تھا کہ یہ مراسلہ بھارت و پاکستان کے ایک اہم تنازعہ سے متعلق ہے۔

بہاولپور میں پون گھنٹے کے اندر دو انچ بارش

چوبیس مکان گر گئے۔ نشیبی علاقے زیر آب

بغداد الجدید۔ ۳۱ اگست۔ کل بہاولپور کے دار الحکومت بغداد الجدید میں اس موسم برسات کی سب سے زیادہ بارش ہوئی۔ جبکہ صرف ۴۵ منٹ کے اندر یہاں تقریباً دو انچ مینہ برسا۔ بارش سے تقریباً دو درجن مکانات گر گئے۔ اور نشیبی علاقے جھیلوں اور ندی نالوں میں تبدیل ہو گئے۔ ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

راولپنڈی ۳۱ اگست۔ ماؤنٹ ایورسٹ کی مشہور مہم جو اس چوٹی کو سر کرنے میں ناکام رہی ہے کل ڈسکردو سے بذریعہ طیارہ راولپنڈی پہنچ گئی۔ اس مہم کا ایک رکن گلگت راستے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ اس مہم کے کئی ارکان زخمی ہیں۔ امید ہے وہ دو روز تک راولپنڈی میں قیام کرنے کے بعد براستہ لاہور کراچی روانہ ہوں گے۔

ریاست بہاولپور میں زبردست وزارتی بحران پیدا ہو گیا

کراچی ۳۰ اگست۔ ریاست بہاولپور میں مسٹر حسن محمود کی وزارت ایک آئینی بحران میں مبتلا ہے۔ وزیر اعلیٰ اپنے ایک ساتھی مسٹر افضل خان لغاری کو کابینہ سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اور مسٹر لغاری اس بات پر اڑے ہوئے ہیں۔ کہ وہ حق بجانب ہیں۔ اور ہرگز استعفیٰ نہ دیں گے۔ وزیر اعلیٰ مسٹر حسن محمود۔ وزیر مال و مہاجرین و آبادکاری مسٹر افضل خان لغاری۔ حکومت پاکستان کے مشیر مسٹر اے۔ آر خان اور ریاستی مسلم لیگ کے صدر مخدوم الملک غلام میران شاہ آج کل کراچی آئے ہوئے ہیں۔ اور ریاستوں کی وزارت و ریاستوں و سرحدوں کے امور کے وزیر مسٹر خلیق احمد گورمانی سے مشورے کئے جا رہے ہیں مگر یہ کانفرنس کئی روز سے جاری ہے۔ لیکن اب بھی یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔ کہ آیا حسن محمود کابینہ کی از سر نو تشکیل کی جائے گی۔ تاکہ مسٹر افضل خان لغاری کو نکالا جا سکے۔ یا صوبہ سرحد کے وزیر خان جلال کی طرح کابینہ کی از سر نو تشکیل کے بغیر خان لغاری کو نکال دیا جائے گا۔ مسٹر لغاری نے وزیر اعلیٰ کے مطالبے پر استعفیٰ دینے سے قطعی انکار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کو انہوں نے ایک یادداشت پیش کی ہے۔ جس میں وزیر اعلیٰ پر بے قاعدگیوں کے سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ ان الزامات کو ثابت کرنے کیلئے تیار ہیں۔ معتبر حلقوں کا کہنا ہے کہ نواب بہاولپور نے جو آج کل لندن میں ہیں وزیر اعلیٰ کی تائید کی ہے۔ اور اپنے فیصلہ سے حکومت پاکستان کو مطلع کر دیا ہے۔ اس افواہ کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ مسٹر حسن محمود نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

دعوتوں پر کنٹرول کا حکم واپس لے لیا گیا

کراچی ۳۱ اگست حکومت پاکستان نے خوراک کی بچت کرنے کی غرض سے دعوتوں پر کنٹرول کا جو آرڈر نافذ کر رکھا تھا۔ اسے آج واپس لے لیا گیا۔ اس آرڈر کے تحت کسی دعوت کے موقعہ پر ۲۵ سے زیادہ اشخاص کو مدعو نہیں کیا جا سکتا تھا اب یہ پابندی اٹھا لی گئی ہے۔ مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں اور ریاستوں کو بھی ہدایت کی ہے۔ کہ وہ بھی دعوتوں پر کنٹرول کے حکم کو واپس لے لیں۔

— نئی دہلی ۳۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق بھارت کی کل آبادی ۳۵ کروڑ ۶۸ لاکھ ہے ان میں سے ۵ کروڑ ۱۳ لاکھ اچھوت ہیں۔

— لندن ۳۱ اگست: کمیونسٹ چین نے چالیس لاکھ پونڈ کی مالیت کی موٹریں تیار کرنے کا آرڈر برطانوی فرم کو دیا تھا۔ لیکن وزارت تجارت نے اس کی ممانعت کر دی ہے۔

"پاکستان میں مصوّری"

کراچی ۳۱ اگست۔ وزارت اطلاعات و نشریات کے شعبہ اشتہارات کی طرف سے آج دس بجے کراچی کے اخبار نویسوں کو ریکس سینما میں ایک دستاویزی فلم "پاکستان میں مصوّری" دکھائی گئی۔

یہ فلم شروع ستمبر میں ایڈنبرا میں ہونے والی فلموں کی عالمی نمائش کے لئے پاکستان کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

اس ضمن میں حضور نے ایک اعتراض کا رد کرتے ہوئے فرمایا۔ اس میں شک نہیں۔ مسلمانوں میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو غلطی سے بعض آیات کو منسوخ مانتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کا کوئی ایک فرقہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جو یہ مانتا ہو۔ کہ قرآن مجید میں نعوذ باللہ بعض آیات بعد میں داخل کی گئی ہیں۔ اس امر پر سب متفق ہیں۔ کہ قرآن اول سے آخر تک اسی طرح محفوظ چلا آ رہا ہے۔ جس طرح کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

مسلمان کہلانے کا اصل حقدار

نفس مضمون کی طرف عود کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تو در اصل اسلام کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ہم سنی۔ شیعہ۔ اہل حدیث شافعی۔ حنبلی۔ مالکی یا قادری ہیں۔ بلکہ اسلام کا اصل مطلب یہ ہے۔ کہ ہم اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر چل کر ہی راحت محسوس کریں گے۔ اور اس کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے قرآن کو اپنا دستور العمل بنائیں گے۔ نام کے اعتبار سے تو ہر فرقے کا مسلمان "مسلمان" ہے۔ لیکن اس نام کا اصل مستحق وہی ہو گا۔ جو اپنے عمل کو اسلام کے سانچے میں ڈھال کر اپنے آپ کو اس نام کا اہل ثابت کرے گا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قرآن نے ابراہیمؑ۔ نوحؑ۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ علیہم السلام کی جماعتوں کو بھی مسلمان قرار دیا ہے۔ حالانکہ ان کے پاس قرآن نہیں تھا۔ اور نہ ابھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حقیقی اسلام نام ہے اطاعت و فرمانبرداری کی سپرٹ کا جب یہ سپرٹ ہم میں پیدا ہو جائیگی۔ تو ہم اللہ کے نزدیک بھی مسلمان شمار ہونے لگ جائیں گے۔

اور یہی وہ امتیاز تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ وہ خدا کے سوا اور کسی کے آگے جھکنا نہیں جانتے تھے۔ انہوں نے اپنے دلوں پر خدا کو حکمران بنا لیا تھا۔ اسی لئے دنیا کی ہر طاقت ان کی نگاہ میں ہیچ تھی۔ پس اسی روح اور اسی جذبے کا نام حقیقی اسلام ہے۔ اسلام فقہ کی باریکیوں کا نام نہیں۔ اور نہ ہی ان تفصیلات کا نام ہے۔ کہ جن سے علم الکلام والوں کی تصانیف بھری ہوئی ہیں۔ بلکہ وہ نام ہے اُس سپرٹ اور اُسی جذبے کا۔ کہ جس کے نتیجے میں انسان خدائی بادشاہت میں داخل ہو کر ہر ماسوا کی غلامی سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو ابراہیمؑ کے ماننے والے مسلم کیسے کہلا سکتے ہیں۔ اسی طرح موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے سچے متبعین کو کیونکر مسلم قرار دیا جا سکتا ہے۔ پس حقیقی طور پر مسلمان کہلانے کا دار و مدار اس بات پر ہے۔

کہ ہم فیصلہ کر لیں۔ کہ ہم اس دنیا میں خدا کے ہو کر رہیں گے۔ جو قوم یہ جذبہ اپنے اندر پیدا کر لیتی ہے۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں مٹا سکتی۔ کیونکہ جو بھی ایسی قوم کو مٹانے کا عزم کرتا ہے۔ وہ در اصل خدا کو مٹانا چاہتا ہے۔ جو خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی تباہی مول لینے کے مترادف ہے۔

صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات پیش کرنے کے بعد کہ کس طرح وہ خدا کے رنگ میں رنگین ہو گئے تھے۔ حضور نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ بے شک خدا نے آپ کو مسلم کا نام بخشا ہے۔ لیکن اس میں کوئی کمال نہیں۔ کمال اس میں ہے کہ آپ حقیقی اسلام کو اپنا کر عمل اور کردار کے اعتبار سے مسلمان کہلائیں۔ در اصل ہر مسلمان کہلانے والا بالغ ہو کر ایک مرتبہ پھر مسلمان ہوتا ہے۔ اسلام کا ایک جبہ اسے اس وقت ملتا ہے۔ کہ جب وہ اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرا جبہ اسے بلوغت کے وقت عطا ہوتا ہے۔ کہ جب وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ ہو کر اسے اپنے دل میں قائم کرتا ہے۔ اور جب کسی شخص کے دل میں حقیقی اسلام جاگزیں ہو جائے۔ پھر ظاہری طور پر اسے اسلامی حکومت قائم کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسے یقین کا وہ بلند مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ اگر اسے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے۔ تو وہ اپنے دل سے خدا کی محبت کا نقش مٹنے نہیں دیگا۔ پس اصل چیز حقیقی اسلام کو اختیار کرنا ہے۔ اگر ہم اس کے بغیر اسلامی حکومت قائم کریں گے۔ تو ہمارے جسم پر تو اسلام کا لبادہ ہو گا۔ لیکن دل اسلام سے خالی ہوں گے۔ (اسٹاف رپورٹر)

درخواست دعا

برادرم چوہدری ناصر احمد صاحب چک ۳۵ سرگودھا تا حال علیل ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(نعمت اللہ چوہدری کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۲۱